پیر محمد چشتی چترالی کی مسلکِ اہلسنّت اور

فکرِ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے خلاف سازش

کی

نقاب کُشائی

بمع فتاوی علمائے اہلسنّت

از قلم: محمد عارف علی قادری

ایم۔ اے اسلامیات

انجمن فکرِ رضا پاکستان (شاہ کوٹ)

پیر محمد چشتی چترالی کی مسلکِ اہلسنت اور
فکرِ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے خلاف سازش

کی

نقاب کشائی

بمعہ فتاویٰ علمائے اہلسنت

از قلم: محمد عارف علی قادری
ایم۔ اے اسلامیات

انجمن فکرِ رضا پاکستان (شاہ کوٹ)

نام کتاب .... نقاب کشائی

مصنف .... محمد عارف علی قادری، ایم اے اسلامیات

مقدمہ .... مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

ناشر .... انجمن فکرِ رضا پاکستان (شاہکوٹ)

سرورق .... محمد خرم عمر

کمپوزنگ .... محمد سہیل ناظم

سنِ اشاعت 2005ء

قیمت .... 32/- روپے

☆ ملنے کا پتہ ☆

۱- عارف علی قادری نظام پورہ دیوا سنگھ چک 38 تحصیل صفدر آباد

ضلع شیخوپورہ ڈاکخانہ شاہکوٹ پوسٹ کوڈ 39630

فون نمبر: 056-3712531 P.P

موبائل نمبر: 0300-7677187 - 0333-6612039

۲۔ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

۳۔ مسلم دین سنٹر مارکیٹ سٹریٹ 7 لوئر مال لاہور

مردود ہے اور جس نے یہ کتبہ مسجد میں لگایا اور اختلاف برپا ہونے کا سبب بنا اس نے فتنے کو ہوا دی اور شریعت کی رو سے وہ لعنتی قرار پاتا ہے۔ یہ کتبہ تو ناجائز ہی ہے اور اس کا ترجمہ بھی غلط ہے لیکن اگر بالفرض یہ ترجمہ بھی ٹھیک ہو تو پھر بھی اسے مسجد میں لگانا ناجائز ہوگا کہ اس سے عوام کے عقیدے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔اور ہر وہ قول و عمل مسجد میں کرنا ناجائز ہوتا ہے جو کہ مسجد میں باعث نزاع بنے۔

یہ ترجمہ جو کہ مذکورہ کتبے میں کیا گیا ہے وہ کسی طرح بھی درست نہیں ہے اور سیاق وسباق کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ترجمہ ومعنی ومفہوم باطل ومردود ہے۔اور یہ معانی ومفہوم اس آیت سے نہ تو عبارۃ النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص اور نہ اقتضاء النص نکلتا ہے۔اس آیت کا یہ معانی ومفہوم ومراد کا کسی طرح کوئی جواز نہیں نکلتا وغیرہ وغیرہ۔

قارئین کرام آپ غور فرمائیں چشتی صاحب کے یہ تمام ارشادات کس مسلک کی ترجمانی کر رہے ہیں۔اب اس جواب کے متعلق ہماری معروضات پر غور فرمائیں۔

۱۔ سب سے پہلے تو یہ غور کرنا چاہیے کہ جب رائے ونڈیوں تبلیغیوں نے اس آیت کے کتبے پر اعتراض کیا تو ان کے اعتراض کرنے کے پیچھے ایک باقاعدہ عقیدہ ہے جس کی رُو سے وہ اولیاء اللہ اور انبیاء ورُسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مدد کے منکر ہیں۔ اور اس کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں اور اس لیے ان لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔اب چشتی صاحب فرما رہے ہیں کہ کیونکہ وہ کتبہ مسجد میں لگانا باعث نزاع بنا ہے اس لیے اس کتبے کا مسجد میں لگانا ناجائز ہے اور کتبہ لگانے والا فتنے باز اور لعنتی ہے۔تو میں عرض کروں گا کہ چشتی صاحب اگر میں یہ کہوں کہ جب کتبہ مسجد میں لگایا گیا تو یہ تو نہیں ہوا کہ ادھر کتبہ مسجد کی دیوار کے ساتھ لگا اور اُدھر لوگ دست وگریبان ہو گئے اس کتبے میں کیا کوئی طلسم تھا یا یہ کوئی طلسمی کتبہ تھا۔ مسجد کی دیوار سے کتبہ لگانا باعث نزاع نہیں بنا بلکہ باعث نزاع تو اس بدبخت منکر استمداد اولیاء وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اس ترجمہ پر اعتراض کرنا بنا۔ نہ وہ اس ترجمہ ومفہوم پر اعتراض کرتا اور نہ یہ سارا نزاع بنتا۔ اس نے اعتراض کر کے فتنے کو ہوا دی اور باعث نزاع بنا تو حدیث کی رو سے وہ شخص فتنے باز اور لعنتی ہوا نہ کہ سنی العقیدہ شخص۔ ویسے چشتی صاحب

آپ کو اُس سنی العقیدہ شخص سے کیا دشمنی ہے جو کہ اس کے مقابلے میں رائے ونڈی دیوبندی کی وکالت کر رہے ہو۔

بے خودی بے سبب نہیں غالبؔ
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

چشتی صاحب کہتے ہیں۔

مذکورہ کتبہ کے متعلق شرعی فتوی یہی ہے کہ مسجد جیسے اتحاد بین المسلمین کے مرکز میں نہ صرف یہ ایک کتبہ بلکہ ہر وہ قول وعمل ناجائز ہے جو مسلمانوں کے مابین باعث نزاع بنے۔ (آواز حق جنوری ۲۰۰۵ء ص ۱۷)

ذرا غور فرمائیں تو چشتی صاحب کے اس فتوی کی روح سے تو کوئی کام بھی جائز نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر آپ اپنی مسجد میں کوئی بھی مسئلہ بیان کریں گے اس پر کسی نہ کسی کو تو اعتراض ہوگا اور اگر اعتراض ہوگا تو باعث نزاع بھی بنے گا۔ مثلاً اس طرح آپ اپنی مسجد میں نہ رفع یدین کے بارے مسئلہ بیان کر سکتے ہیں نہ اذان کے ساتھ درود وسلام نہ فاتحہ و میلاد اور نہ نور و بشر، نہ علم غیب و حاضر و ناظر، استمداد اولیاء الرحمٰن نہ فضیلت شیخین نہ تقلید آئمہ، وغیرہ وغیرہ۔تو پھر تو حق و باطل کا پتہ کیسے چلے گا اور ہوسکتا ہے کہ چشتی صاحب کہیں کہ یہ تو فروعی اختلافات ہیں ان کے بیان کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔تو میں عرض کرتا ہوں کہ ان مسائل کو اگر بیان کریں تو ہوسکتا ہے کہ کم نزاع و جھگڑا بنے۔ لیجئے آپ اگر دیوبندیوں کی تکفیر والا مسئلہ بیان کریں گے اور اُن کے بڑے بڑے اکابرین کی کفریہ عبارات بیان کر کے ان کے قائلین و مویدین کو کافر کہیں گے تو پھر تو لوگ جھگڑنے کیا مارنے مروانے تک تیار ہوجاتے ہیں۔تو کیا آپ فرمائیں گے کہ یہ مسئلہ فروعی ہے یہ مسئلہ تو فروعی نہیں ہے یہ تو ہماری بنیادی وجہ اختلاف ہے تو کیا اسے مسجد میں بیان کرنا بھی تمہاری بیان کردہ وجہ سے ناجائز وحرام اور فتنے باز اور لعنتی ہونے کو مستلزم ہے۔ ذرا اپنے اس اصول پر نظر ثانی فرمالیں۔ دوسرا سوال کو مدنظر رکھ کر جواب میں موجود لفظ ''اتحاد بین المسلمین'' پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ رائے ونڈی تبلیغیوں کو مسلمین میں شامل کرتے ہیں۔ تو پھر ہمارا یہ اعتراض جو کہ ہم پچھلے صفات میں وضاحت سے بیان کر آئے ہیں کہ آنجناب دیوبندیوں وہابیوں شیعہ، سنی، اہلحدیث سب کو اہل اسلام گردانتے ہیں۔ حالانکہ تبلیغی